خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 48-83 نمبر 7 | جمعرات 9 رمضان۔1418ھ 8 صلح 1377ہش 8 جنوری 1998ء

دعا بڑی زبردست اثر کرنے والی چیز ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر کرنے والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچالیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 305)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

وہ امور جن پر سچی معرفت کی بنا ہے' یہ ہیں کہ وہ خدا کی راہ میں اگر بار بار آزمایا جائے اور مصائب اور مشکلات کے دریا میں ڈالا جائے۔ تب بھی ہرگز نہ گھبرائے۔ اور قدم آگے ہی بڑھائے۔ اس کے بعد اس کی معرفت کا انکشاف ہوتا ہے اور یہی سچی نعمت حقیقی راحت ہوتی ہے۔ اس وقت دل میں رقت پیدا ہوتی ہے' مگر یہ رقت عارضی نہیں ہوتی' بلکہ سرور اور لذت سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ روح پانی کے ایک مصفی چشمہ کی طرح خدا کی طرف بہتی ہے۔ مدعا یہ ہے کہ سمندر کے پہلے ایک سراب آتا ہے' وہ بھی سمندر ہی نظر آتا ہے۔ جو سراب کو دھوکا سمجھ کر آگے چلنے سے رہ جاتا اور مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ ناکام اور نامراد رہتا ہے' لیکن جو ہمت نہیں ہارتا اور قدم آگے بڑھاتا ہے' وہ منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مختلف کیفیتیں انسانی روح کے اندر رکھی ہوئی ہیں۔ ان میں سے اس رقت کی بھی ایک کیفیت ہے۔ کوئی فقط شعر خوانی یا خوش الحانی ہی سے متاثر ہو جاتا ہے۔ کوئی آگے چلتا ہے اور ان پر قانع نہ ہو کر صبر کے ساتھ اصل مرحلہ تک پہنچتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ سچائی کے طالب کے واسطے یہ شرط ہے کہ جہاں سے اسے سچائی ملے لے لے۔ یہ ایک نور ہے جو اس کی رہبری کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 467)

تمام مشکلات و امراض روحانی کا یقینی علاج دعا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

مذہب کی جان اور خلاصہ اور اس کی روح اگر کوئی چیز ہے۔ تو وہ صرف دعا ہے۔ ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کبھی کسی زمانہ میں قائم ہوا (-) اس میں دعا کی تعلیم دی گئی ہے اور خصوصیت سے اس پر زور دیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گفتگو کو آپ کی تقریروں کو آپ کی تحریروں کو غرض آپ کے جس کام کو بھی ہم دیکھیں تو آپ مجسم دعا نظر آتے ہیں۔ ان کی تحریریں دعا ہیں۔ ان کا عمل دعا ہے۔ ان کا ہر ایک کام دعا ہے۔

اگر کوئی چیز ایسی دنیا میں ہے جو یقینی علاج ہے روحانی امراض کا اور تمام مشکلات کا تو وہ دعا ہے۔

پس اگر کسی مذہب اور کسی تعلیم سے دعا کو نکال ڈالیں تو وہ مردہ چیز ہے۔ کیونکہ زندگی تو زندہ شخص کے آثار سے اور اس کے کاموں سے نظر آتی ہے۔ کسی چیز میں محض خوبصورتی کا پایا جانا زندگی پر دلالت نہیں کرتا۔ زندگی تو کاموں سے نظر آتی ہے اور کوئی کام ایک زندہ چیز ہی دے سکتی ہے مردہ چیز تو خواہ کس قدر خوبصورت ہو کوئی کام نہیں دے سکتی۔ ایک مردہ ہمیں کیا دے سکتا ہے۔ اس کی خوبصورتی ہمارے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اگر کوئی تعلیم خوبصورت بھی ہو لیکن اس میں دعا کی تعلیم نہ ہو تو وہ مردہ ہے۔ کیونکہ اس میں زندگی کے آثار نہیں۔ اس میں وہ چیز نہیں کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ اور وہ صرف دعا ہے کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے افعال ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے ایک شخص خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا لیکچر دے لیکن اگر اس کے ساتھ اس کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت نہیں تو وہ لیکچر کیا اثر رکھتا ہے۔ تو دعا کو نکال کر مذہب کا کچھ باقی نہیں رہ جاتا۔

(از خطبہ 17۔دسمبر 1926ء)

ooo

زندگی کا کچھ اعتبار نہیں معلوم نہیں آئندہ سال تک کون مرے اور کون زندہ رہے گا اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

توبہ ایک موت کو چاہتی ہے جس کے بعد انسان زندہ کیا جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب شادی

○ مکرم آصف محمود باسط صاحب ابن مکرم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب مربی سلسلہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ نصرت بنت مکرم عبدالمومن صاحب سے احمدیہ ہال کراچی میں مورخہ 97-12-19 کو ہوا۔ اسی روز گلشن اقبال کراچی میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مورخہ 97-12-22 کو ایوان محمود ربوہ میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے علاوہ اور بہت سے بزرگان سلسلہ اور احباب نے شرکت فرمائی۔ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے موقع کی مناسبت سے مختصر خطاب فرمایا اور رشتہ کے ہر لحاظ سے باعث خیر و برکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

مکرم نسیم سیفی صاحب نے فرمایا کہ اس خوشی کے موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خوشی ہی کے متعلق کچھ کہا جائے آپ نے کہا کہ خوشی کا مفہوم حالات اور واقعات کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ مختلف علاقوں سے بھی اس کا تعلق ہے۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمارے لئے سب سے زیادہ خوشی خدمت دین میں رکھی گئی ہے۔ جن دو خاندانوں کا آپس میں آج تعلق پیدا ہو رہا ہے یہ دونوں خاندان خدا کے فضل سے خدمت دین میں نمایاں ہیں۔ اس لحاظ سے آج کی تقریب ہمارے لئے خاصی خوشی کی تقریب ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم جلال الدین قمر صاحب دارالصدر غربی ربوہ سے لکھتے ہیں

○ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت چوہدری محمد شریف صاحب (وفات یافتہ) رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ و سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع ساہیوال مورخہ 97-12-30 کو لاہور میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں مورخہ 97-12-31 کو بعد ظہر بیت مبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ ہی نے دعا کرائی۔

موصوفہ حضرت نواب محمد الدین صاحب (وفات یافتہ) کی بڑی بہو اور بیگم مجیدہ شاہ نواز صاحبہ کی بڑی بھاوجہ اور سمدھن بھی تھیں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

8 صلح 1377 ھش — 8 جنوری 1998ء

انسانیت زندہ باد

حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک جلسہ سالانہ پر انسانیت زندہ باد کا نعرہ لگوانا شروع کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی مخلوق کو خدا تعالیٰ اپنی عیال کہتا ہے تو ہمیں جس طرح خدا تعالیٰ سے محبت کرنا لازمی ہے ویسا ہی اس کی عیال سے بھی ہمیں محبت کرنی چاہئے۔ اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم انسانیت زندہ باد کہیں۔ انسان زندہ رہے گا تو اس میں انسانیت کا احساس بھی پیدا ہو گا اور انسانی صفات سامنے آئیں گی۔ پس یہ نعرہ انسانیت زندہ بات بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس نعرہ لگانے والے کے دل میں ساری دنیا سے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ جن انسانوں سے وہ پہلے ہی محبت کرتا ہے ان کی محبت بڑھ جاتی ہے اور جن سے وہ پہلے کسی نہ کسی وجہ سے محبت نہیں کرتا تھا ان سے محبت پیدا ہو جاتی ہے اور اس محبت کو بڑھاتے رہنے میں ہی انسانی معاشرے کی حقیقی بہبود پائی جاتی ہے۔ اس نعرے کے لئے دو باتوں کو خوب سمجھ لینے کی ضرورت ہے ایک تو خدا تعالیٰ کے متعلق، ہمیں اس کی صفات کے مطابق اس کی قدر کرنے کی ضرورت ہے۔ جوں جوں ہم خدا تعالیٰ کی معرفت اور اپنی بصیرت میں بڑھتے چلے جائیں گے خدا تعالیٰ سے محبت ترقی کرتی چلی جائے گی۔ اور جوں جوں خدا تعالیٰ سے محبت ترقی کرتی چلی جائے گی اور ہمیں اس بات کا احساس ہو گا کہ ساری انسانیت اس کی عیال ہے تو اس کی عیال سے بھی محبت بڑھنے لگی گی۔

پس یہ دو باتیں کہ خدا تعالیٰ کی قدر ہمارے دل میں پیدا ہو اور تمام انسانوں کو خدا تعالیٰ کی عیال سمجھا جائے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ ہمیں ان دونوں باتوں پر ہمیشہ غور کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہوئے انسانیت کی بہبود کے لئے جو کچھ کیا جا سکے وہ کرنا چاہئے۔ جہاں تک انسانوں کی مدد کا تعلق ہے اس کے لئے نہ صرف انفرادی کوشش کی ضرورت ہے بلکہ اجتماعی کوشش بھی نہایت ضروری ہے۔ معاشرے میں افراد کو ہمیشہ یہ بات مد نظر رکھنی چاہئے کہ ایک دوسرے کی بہبود ہی میں سب کی بہبود ہے۔ کسی کو نظرانداز کرنے سے اپنا آپ بھی کسی نہ کسی طرح سے نظرانداز ہی ہو جاتا ہے۔

پس آیئے ہم انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی انسانیت زندہ باد کے نعرے کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہوئے سب کی زندگی کو بہتر بنانا اپنا مقصد قرار دیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

حافظہ اچھا ہے تو ماضی کی کچھ باتیں سنا
لوگ کہتے ہیں کہ ماضی اک سنہرا دَور تھا
تھیں بہت آسان خورد و نوش کی دلچسپیاں
چند پیسوں میں خریداری سے آتا تھا مزہ
آج پیسے تو بہت ہیں، ہے مگر مہنگائی بھی
اِک ذرا سی چیز پہ اٹھتا ہے خرچہ ناروا

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(منجانب جماعت احمدیہ آسنور۔ کشمیر انڈیا)

یہ اطلاع گہرے دکھ کے ساتھ سنی گئی کہ حضرت بانی سلسلہ کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بڑے بیٹے اور حضرت امام جماعت الثانی کے داماد اور حضرت امام جماعت الرابع کے چچا زاد بھائی محترم صاحبزاد مرزا منصور احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان و ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ پاکستان مورخہ 10 دسمبر 1997ء کو وفات پا گئے ہیں۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ آسنور کشمیر اس صدمہ اور گہرے دکھ میں شریک ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور تمام افراد خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

ہمارے یہ گہرے دکھ بھرے جذبات حضرت امام جماعت الرابع، حضرت صاحبزادہ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اور دیگر تمام افراد خاندان کی خدمت میں پہنچا دیئے جائیں۔

عبدالسنان نیایک صدر جماعت احمدیہ آسنور۔ کشمیر انڈیا

O

یوں تو ہم ہیں بہت، بہت کمزور
لیکن اک بات ہے سکوں ساماں

وہ جو ہے قادر و قدیر خدا
جس کے قبضہ میں ہیں تمام جہاں

اس کی چٹکی میں جو بھی آجائے
اس کی رہتی ہیں قوتیں، مہماں

وہ کسی چیز سے نہیں ڈرتا
ساتھ چلتے ہیں اس کے کرّوبیاں

اس کی کمزوریاں بھی طاقت ہیں
اس کی سب مشکلات ہیں آساں

اے خدا تو مجھے نظر میں رکھ
ہر دعا حلقۂ اثر میں رکھ

25-11-89
نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں۔

پس یہ وہی خواہش ہے اور وہی حس ہے جو خدا تعالیٰ نے کلام الٰہی میں بیان فرمائی ہے کہ (........) جن وانس کو صرف اس لئے پیدا کیا گیا ہے تاکہ وہ عبادت الٰہی میں اپنا وقت گزاریں۔ اور آئندہ زندگی کے لئے روحانی آنکھیں پیدا کریں۔ جو خدا تعالیٰ کو دیکھنے کے قابل ہوں۔ خدا تعالیٰ کلام الٰہی میں فرماتا ہے۔ (.....) جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے اور اس کی روحانی آنکھیں نہیں جو خدا تعالیٰ کو دیکھ سکیں۔ آخرت میں بھی وہ اندھا ہی اٹھایا جائے گا۔ کیونکہ آخرت میں اس کی روحانی آنکھیں اسی دنیا کی روئت الٰہی سے پیدا ہوں گی۔ پس جس نے اس دنیا میں خدا تعالیٰ کو دیکھنے والی روحانی آنکھیں پیدا نہ کی ہوں گی وہ اگلے جہاں میں بھی نابینا اٹھایا جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکے گا۔ کلام الٰہی میں آتا ہے کہ اس قسم کے لوگ جب اندھے اٹھائے جائیں گے تو وہ کہیں گے ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ کچھ نظر نہیں آتا۔ تو خدا تعالیٰ ان کو یہ جواب دے گا کہ تم پچھلے جہان میں اندھے تھے اور تم نے میرے دیکھنے والی آنکھیں پیدا نہیں کیں۔ جو اس جہان میں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اب تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ اس وقت ایسے لوگ کہیں گے کہ اگر ہم تجھے دیکھنے کے قابل نہیں تو ہماری اس زندگی کا فائدہ ہی کیا ہے۔ پس یہ خدا سے تعلق پیدا کرنے اور دائمی زندگی حاصل کرنے کی خواہش انسان کے اندر مخفی ہے۔ جسے یہ ظاہر میں بھلا بیٹھا ہے۔ مگر یہی خواہش اس کو اندر ہی اندر زندہ رہنے کی تلقین کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ (دین حق) نے خود کشی سے منع کیا ہے۔ اگر انسان کو کھانے پینے کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ پھر اس کو خود کشی پر سزا ملتی ہے۔ ایک انسان کی اپنی مرضی ہے خواہ وہ کھانے پینے کے لئے زندہ رہے خواہ زندہ نہ رہے۔ اس کو اس دنیا سے جدا ہونے پر سزا دینے کی وجہ کیا ہے۔ یہی اور صرف یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس دنیا میں انسان اگلے جہان کے لئے تیاری کرے۔ اگر وہ اگلے جہان کے لئے تیاری کرنے میں سستی یا غفلت کرتا ہے اور اس وقت کو ضائع کر دیتا ہے تو وہ مجرم ہے۔ کیونکہ یہ وقت ایسا ہی ہے۔ جس طرح سکول طالب علم کی پڑھائی کا وقت ہوتا ہے۔ اگر کوئی طالب علم کلاس سے غیر حاضر رہے تو اس کو سزا ملتی ہے۔ اس نے اپنی پڑھائی کے وقت کو ضائع کیا ہے۔ اور تعلیم حاصل کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس دنیا کی زندگی میں اگلی زندگی کے لئے تیاری نہیں کرتا تو وہ سزا کا مستحق ہے کہ اس نے اپنے وقت کو ضائع کر دیا۔ پس انسان کے لفظ میں خدا تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارا نام انسان اس لئے رکھا گیا ہے کہ تم دو محبتیں اور دو تعلق پیدا کرو۔ ایک خدا سے محبت کرو اور اس سے تعلق پیدا کرو اور دوسرے بنی نوع انسان سے محبت اور اس سے تعلق پیدا کرو۔ عبادت کے جتنے حصے ہیں۔ وہ سارے کے سارے پہلی شق کے ساتھ رکھتے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ اور باقی جتنے حصے اس قسم کے احکام ہیں کہ جھوٹ نہ بولو' چوری نہ کرو' غیبت نہ کرو' فریب نہ کرو' دھوکا نہ کرو' خیانت نہ کرو' چغل خوری نہ کرو' ترش روئی سے پیش نہ آؤ۔ ہشاش بشاش رہو۔ نیک سلوک کرو' بزرگوں کی عزت کرو' اپنے مال میں مستحقین کا حصہ قائم کرو' دوسروں کے دکھوں اور غموں میں شریک ہو' عدل و انصاف کا معاملہ کرو' رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو' یہ سارے کے سارے احکام ایسے ہیں جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتے ہیں۔ پس انسان اس وجود کا نام ہے جو دو محبتیں اور دو تعلق رکھنے والا ہو۔ ایک خدا سے اور ایک دوسرے بنی نوع انسان سے اگر یہ دونوں باتیں اس میں پائی جاتی ہیں تو وہ انسان ہے۔ اور اگر یہ دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں تو وہ حیوان ہے۔ خواہ اس کی شکل انسانوں جیسی ہو۔ کیونکہ خالی شکل کوئی چیز نہیں۔ صرف حقیقت ہی ہے جو انسان کو انسان بناتی ہے۔ ورنہ خالی شکل تو ایسی ہی ہے جیسے کسی چیز کی تصویر ہوتی ہے۔ جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے پہلوان کی تصویر ایک بچہ پھاڑ کر پھینک سکتا ہے۔ اگر رستم کی تصویر کاغذ پر بنی ہوئی ہو تو دو سال کا بچہ آسانی سے اسے پھاڑ سکتا ہے۔ پس وہ انسان جس کے اندر انسانیت والی یہ دو باتیں نہیں پائی جاتیں وہ بھی محض ایک تصویر ہے۔ جس کی خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی قدر اور کوئی عزت نہیں۔ آگے پھر انسان کے دو حصے ہیں۔ ایک آدم کہلاتا ہے۔ اور ایک کو حوا کا نام دیا گیا ہے۔ اور جب ہم آدمی کا لفظ بولتے ہیں تو اس کے معنے ہوتے ہیں آدم کی اولاد۔ مرد ہو یا عورت۔ بچوں کو ڈرانا ہو تو عورتیں حوا کا نام لے کر ڈراتی ہیں وہ بھی یہی حوا ہے۔ بعض بڑھیا عورتیں جن کے دانت نکل چکے ہوں' کمر خمیدہ ہو چکی ہو' اس کے قریبی رشتہ دار بچے بھی سن کر اس کو دیکھ کر ڈرنے لگتے ہیں یہ خیال کر کے کہ اتنے ہزار سال پہلے کی دادی حوا اگر آجائے تو یقیناً اس کو دیکھ کر ڈر کے مارے بچے بھاگتے پھریں گے حوا' حوا کہہ کر عورتیں اپنے بچوں کو ڈراتی ہیں۔ مگر یہ حوا دراصل وہی دادی حوا ہے جو آدم علیہ السلام کی بیوی تھی۔ آدم علیہ السلام کا نام تو کلام الٰہی میں آتا ہے اور حوا کا نام (دینی لٹریچر) اور احادیث وغیرہ میں مذکور ہے۔ یہ دونوں نام آدم اور حوا بامعنی نام ہیں۔ آدم کے معنے ہیں سطح زمین پر رہنے والا' جو کھیتوں میں کام کرتا ہے' تجارتیں کرتا ہے' سفر کرتا ہے' عربی میں ادیم الارض سطح زمین کو کہتے ہیں اور آدم اس وجود کا نام ہے جو سطح زمین پر رہتا ہے اور میدانوں میں کام کر کے اپنی روزی کماتا ہے اور حوا کا لفظ حوی' یحوی سے نکلا ہے جس کے معنے ہیں کسی چیز کو ڈھانپ لینا' کسی چیز کو جمع کر لینا' یا کسی کا مالک ہو جانا' تو حوا کے معنے ہیں جو بچوں کو گھیر کر اپنے ارد گرد جمع کر لیتی ہے اور ان پر حکومت کرتی ہے اور گھر کی مالکہ کہلاتی ہے۔ پس یہ دونوں نام بامعنی ہیں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جس کو ہم آدم کہتے ہیں۔ واقعہ میں یہی اس کا نام تھا یا اس کی ان صفات کی وجہ سے اس کا نام آدم رکھا گیا۔ اور ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ حدیثوں میں جس وجود کا نام حوا رکھا گیا ہے واقعہ میں اس کا نام ہی حوا تھا یا اس کی ان صفات کو ظاہر کرنے کے لئے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہو اگر فی الواقعہ یہ ان کے نام تھے۔ تو ان کے یہ نام حقیقت کو ظاہر کرنے والے تھے۔ اور اگر یہ ان کی صفات تھیں تو پھر تو صفات ہی تھیں پس آدم کے معنی ہیں جو محنت کرے۔ میدانوں میں کام کاج کرے۔ کھیتوں میں ہل چلائے اور زمین کو درست کر کے رہنے کے قابل بنائے۔ اور حوا کے معنے ہیں وہ عورت جو گھر میں بیٹھتی ہے بچوں کی نگرانی کرتی ہے اور گھر کی رانی کہلاتی ہے۔ پس ہر عورت جو آج بھی ان صفات کو اپنے اندر رکھتی ہے یعنی گھر کی نگرانی کرتی ہے۔ بچوں کی تربیت کرتی ہے۔ وہ حوا ہے۔ اور ہر شریف آدمی جو محنت کرتا ہے۔ اور کام کرتا ہے اور زمین کو رہنے کے قابل بناتا ہے۔ وہی انسان صحیح معنوں میں آدمی ہے اور جو لوگ غفلت سے گھر میں بیٹھے مکھیاں مارتے ہیں۔ اور محنت نہیں کرتے یا بعض امراء اور عیاش لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے اپنے باپ دادا کی کمائیاں کھاتے ہیں اور کوئی کام نہیں کرتے وہ آدمی تو ہیں مگر صرف نام کے۔ کام کے آدم نہیں۔ کیونکہ آدم کے معنے ہیں جو باہر نکل کر کام کرے۔ اور زمین کی درستی کر کے اسے رہنے کے قابل بنائے۔ اسی طرح وہ عورتیں جو گھر کی خبرگیری نہیں کرتیں' بچوں کی تربیت نہیں کرتیں۔ گھر کے تمام سامانوں کا انتظام نہیں کرتیں' اور اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں نہیں کرتیں کہ آئندہ نسل نیک' متقی' بہادر اور جری اور دین کی خاطر ہر طرح کی قربانی کرنے والی اور دین کا علم حاصل کرنے والی ہو وہ اور ہیں۔ حوا کی بیٹیاں صرف نام کی ہیں۔ کام کی نہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے بچوں کو اپنے ارد گرد جمع نہیں کیا۔ اور صحیح طور پر گھر کی مالکہ ہونے کا ثبوت نہیں دیا۔ اور جیسا کہ گھر کی مالکہ کا حق تھا۔ بچوں کی بہتری اور ان کی تربیت کا خیال رکھے اس حق کو اس فرض کو ادا نہیں کیا۔ اور اولاد کی نگرانی کا جو ان پر فرض تھا۔ کو اپنے ارد گرد جمع کر کے ان کی بہتری اور ان کی تربیت کے سامان نہیں کرتی۔ اور پھر گھر کے کاموں کی نگرانی نہیں کرتی وہ حوا ہے مگر صرف نام کی نہ کہ کام کی۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

علمی مسائل

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی ہم نے دیکھا ہے۔ آپ کا یہ طریق تھا کہ جب آپ روٹی کھاتے تو روٹی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا توڑ کر اپنے منہ میں ڈال لیتے اور اس وقت تک کہ دانت اس کو چبا سکیں اچھی طرح چباتے رہتے۔ آپ کی عادت بڑا لقمہ لینے کی نہیں تھی۔ بلکہ آپ ہمیشہ چھوٹا لقمہ لیتے اور جہاں اس پہلے لقمے کو دیر تک چباتے رہتے۔ وہاں روٹی کا ایک اور ٹکڑا لے کر اپنے ہاتھ میں ملتے چلے جاتے۔ اور ساتھ ہی (پاک ہے تیری ذات اے خدا' پاک ہے تیری ذات اے خدا) " کہتے چلے جاتے کچھ دیر کے بعد اس میں سے کوئی ٹکڑا سالن لگا کر منہ میں ڈال لیتے اور روٹی کے باقی ٹکڑے دستر خوان پر پڑے رہتے چونکہ روٹی کے بہت سے ٹکڑے آپ کے دستر خوان پر جمع ہو جاتے تھے اس لئے جب آپ کھانے سے فارغ ہو جاتے تو لوگ تبرک کے طور پر ان ٹکڑوں کو آپس میں تقسیم کر لیا کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں اتنی وسیع ہیں کہ اگر انسان غور کرے اور سوچے تو اسے معلوم ہو کہ ہر قدم جو انسان اٹھاتا ہے۔ ہر لمحہ جو انسانی زندگی پر گزرتا ہے۔ ہر ساعت جو اس پر آتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور اس کی بے انتہا برکات کو اپنے ساتھ لے کر آتی ہے اور پھر اگر انسان اور زیادہ غور کرے تو اسے معلوم ہو گا کہ سارا جہان اس کی خدمت میں لگا ہوا ہے اور دن رات اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے وہ حصہ پا رہا ہے۔ ہر ہاتھ جو وہ لمبا کرتا ہے۔ ہر آنکھ جو وہ جھپکتا ہے۔ ہر آواز جو وہ سنتا ہے۔ ہر تھوک جو وہ نگلتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان کا ہی نتیجہ ہے ورنہ خود انسان میں یہ کہاں طاقت تھی۔ کہ وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اگر ڈاکٹر ہائڈرو کلورک ایسڈ پلا پلا کر انسان کی قوت ہضم کو درست کرتے تو وہ چند دنوں کے اندر اندر مرجاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر ایک ایسی مشین لگا دی ہے کہ جونہی کوئی غذا استعمال میں آتی ہے۔ وہ مختلف قسم کی تبدیلیوں کے بعد اسے انسانی خون میں شامل کر دیتی ہے اور پھر خون اس غذا کو لے کر فوراً دل میں پہنچتا ہے جہاں اس کی صفائی کے لئے اسے پھیپھڑوں میں سے گذارا جاتا ہے۔ پھر صاف شدہ خون دل کے بائیں حصے میں آنے کے بعد ایک بڑی رگ کے ذریعے دل سے باہر نکلتا ہے جو آگے چل کر دو حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے ایک حصہ سر کی طرف خون لے جاتا ہے اور دوسرا حصہ دل کے مقام سے نچلے حصے کی طرف خون لے جاتا ہے اور اس طرح ہر عضو اپنی ضرورت کے مطابق غذا حاصل کر لیتا ہے۔ مثلاً دماغ کے وہ اعلیٰ حصے جو عقل اور شعور کے مرکز ہیں وہ اس سے اپنی غذا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

صالحہ قانتہ اہلیہ رشید احمد بھٹی فلاڈلفیا امریکہ

اچھی مائیں

(محترمہ امتہ الحمید بیگم صاحبہ)

ہماری امی جان محترمہ امتہ الحمید بیگم کو فوت ہوئے گیارہ سال ہو گئے ہیں لیکن ان کی حسین یادیں آج بھی دل میں موجزن ہیں۔ وفات پاجانے والوں کا یہ حق ہوتا ہے کہ ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ان کو ان کے اچھے کاموں سے یاد کیا جائے تاکہ ان کی یاد ان کے لئے دعائے مغفرت بن جائے اور پیچھے رہنے والوں کے لئے تحریک و تحریص کا باعث بنے۔

امی جان مورخہ 15۔ مارچ 1905ء کو موضع بوتالہ جھنڈا سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی اور والدہ محترمہ کا نام امتہ العزیز صاحبہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماں باپ دونوں ہی رفقائے حضرت بانی سلسلہ میں سے تھے۔ اور بفضل خدا موصوفہ خود بھی رفقائے حضرت بانی سلسلہ میں سے تھیں۔ انہیں حضرت بانی سلسلہ کی تبرک لسی پینے اور لوائے احمدیت کے لئے سوت کاتنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

1919ء میں ہماری امی جان کی شادی ہمارے والد محترم حضرت خان صاحب قاضی محمد رشید صاحب (ریٹائرڈ ڈی۔ جی۔ او۔ سابق وکیل المال تحریک جدید) سے ہوئی۔ آپ 1/8 حصہ کی موصیہ تھیں۔ تحریک جدید دفتر اول کی ممبر تھیں۔ اپنے تمام چندے اپنے ہاتھ سے اول وقت ادا کرنے کی عادی تھیں۔ کلام الٰہی خود بھی کثرت سے پڑھتیں اور تمام عمر بے شمار بچوں کو قاعدہ یسرنا(-) ناظرہ اور ترجمے کے ساتھ پڑھایا۔ اخبار الفضل باقاعدگی کے ساتھ ساری کی ساری پڑھتیں۔ اور کہا کرتی تھیں کہ میں نے تو اخبار کی قیمت حلال کر دی ہے۔ ہم سے ملفوظات سنتیں اور ہماری تصحیح بھی کرتی جاتیں اور مشکل الفاظ کے معانی بھی بتاتیں۔

1922ء میں جب پہلی بار لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا تو آپ نے فیروز پور (انڈیا) کی پہلی جنرل سیکرٹری کے عہدہ سے لجنہ کا کام شروع کیا اور جب تک صحت نے اجازت دی مختلف شہروں میں صدر لجنہ کے طور پر خدمات بجالاتی رہیں۔ ربوہ میں بھی اپنے محلہ دارالرحمت وسطی کی لمبے عرصے تک صدر رہیں۔ دینی امور میں ابا جان کا بھرپور ساتھ دیا۔ کہتی تھیں کہ کہیں سارا ثواب یہ اکیلے ہی نہ لے جائیں۔ ان کے ساتھ تعاون کر کے میں بھی تو ثواب میں شامل ہو جاؤں۔

بعض خواتین امی جان سے پوچھا کرتی تھیں کہ قاضی صاحب تو اپنی تنخواہ کا بیشتر حصہ چندوں میں دے دیتے ہیں آپ کا گذارا کس طرح ہوتا ہے؟ تو کہتیں کہ میں ضائع نہیں کرتی اور کفائت شعاری سے چلتی ہوں۔ بس اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذارا ہو جاتا ہے (ہمارے ابا جان کی 1/3 حصہ کی وصیت تھی اور دیگر چندہ جات بھی بڑھ چڑھ کر ادا کرتے تھے) سلیقہ شعار اور ہنر مند تھیں۔ بہت سے کام اپنے ہاتھوں سے کر لیتی تھیں۔ غریب پرور بہت تھیں۔ ہر جمعہ کے روز کسی ایک حاجت مند کو جو خود خرید کر گوشت نہ کھا سکتا ہو کو ایک پاؤ سے آدھا سیر تک چھوٹا گوشت تقریباً پنتالیس سال تک بہت اہتمام سے اور نہایت باقاعدگی کے ساتھ دیتی رہیں۔ امی جان کے بعد یہ سلسلہ ہماری بڑی ہمشیرہ صاحبہ قائم رکھے ہوئے ہیں۔

ہماری امی جان اس وقت کی پرائمری پاس تھیں جبکہ عورتوں میں تعلیم عام نہ تھی۔ ہمارے ابا جان از راہ تلطف کہا کرتے تھے کہ تمہاری امی اپنے وقت کی پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ہیں۔ ہم نے اپنے والدین کو کبھی کسی کے خلاف باتیں کرتے نہیں سنا۔ نہایت محنتی، صابرہ، شاکرہ طبیعت پائی تھی۔ اپنی بہوؤں سے ہمیشہ حسن سلوک کیا۔ اسی وجہ سے ہر ایک یہی سمجھتی تھی کہ انہیں اس سے زیادہ محبت تھی۔ بیمار عورتوں کی خیریت دریافت کرنے عموماً پچھلے پہر جایا کرتی تھیں اکثر مجھے ساتھ لے جاتیں۔

لجنہ ہال ربوہ کی تعمیر کے سلسلہ میں جب پہلی بار چندہ کی تحریک ہوئی تو اس وقت آپ راولپنڈی میں تھیں۔ چنانچہ آپ نے محترمہ امتہ العزیز صاحبہ اہلیہ محترم راجہ عبدالرؤف صاحب کی معیت میں کئی روز گھر گھر جا کر اس چندے کی تحریک کی اور مبلغ 1800 روپے کے وعدے لے کر ربوہ بھجوائے۔ اس تنگی کے دور میں جبکہ نیا نیا پاکستان معرض وجود میں آیا تھا یہ ایک بہت بڑی رقم تھی۔ مجھے وہ گھر گھر جا کر وعدے لینے اچھی طرح سے یاد ہیں میرا یہ کام تھا کہ اندر جا کر اہل خانہ خاتون کو اطلاع دوں کہ باہر میری امی آئی ہوئی ہیں اور وہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔

آج سے 70 برس قبل باوجود پنجابی ہونے کے بچوں کو اردو زبان سکھائی۔ تاکہ تعلیم حاصل کرنے اور حضرت بانی سلسلہ کی کتب پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی رہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دس زندہ بچے عطا کئے تھے جن میں سے ایک بچہ صغر سنی میں فوت ہو گیا اور ایک شادی شدہ بیٹی رضیہ عفیفہ اہلیہ محترم خالد ہدایت صاحب بھٹی لاہور بعمر 21 سال مورخہ 21۔ جنوری 1954ء کو ایک سوا سالہ بچہ (عزیزم طارق احمد بھٹی حال مقیم ہیوسٹن امریکہ) چھوڑ کر بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ باقی بچوں میں سے چاروں بیٹے مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب انصاری ایم۔ ایس۔ سی ریٹائرڈ، مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب ایم۔ ایس۔ سی۔ نائب ناظر مال آمد، عزیزم مکرم منیر احمد صاحب منیب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ اور عزیزم مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب انصاری آف گیمبیا حال مقیم آئیوری کوسٹ اللہ کے فضل سے سب کے سب واقف زندگی ہیں اور خدمت دین میں مصروف ہیں۔ نیز تین بیٹیاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین زندگی دامادوں محترم مولانا ابو المنیر نورالحق صاحب، مکرم لطف الرحمٰن صاحب شاکر ریٹائرڈ (آف فضل عمر ہسپتال ربوہ) حال مقیم جرمنی اور عزیزم مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت فضل لندن۔ سے بیاہی ہیں۔ سات بچوں کی شادیاں رشتے داروں میں کیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کے ساتھ تعلقات استوار رکھے۔

ہماری امی جان کے پانچ بہن بھائی تھے (دو بہنیں اور تین بھائی) جن میں سے امی جان سب سے بڑی تھیں۔ اس وقت تک آپ کے دو بھائی مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور واقف زندگی اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امام جماعت الثانی اور مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب واقف زندگی مربی ہالینڈ، انڈونیشیا، انگلستان بھی وفات پا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے آمین اور سب سے چھوٹے بھائی یعنی ہمارے چھوٹے ماموں جان مکرم ملک عنایت اللہ صاحب سلیم پریذیڈنٹ حلقہ نیو گارڈن ٹاؤن لاہور اور ہماری خالہ جان محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم و محترم خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی صحت، عمر میں بہت برکت دے۔ آمین۔

آپ کے سات بچے بفضل خدا تحریک جدید میں دفتر اول کے مجاہدین میں شامل ہیں صرف چھوٹے دو بیٹے دفتر دوم کے ممبر ہیں اور سبھی موصی ہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹوں اور چار بیٹیوں کے علاوہ اب تک آٹھ پوتے، چھ پوتیاں، بارہ نواسے اور آٹھ نواسیاں اور ترپن گریٹ گرینڈ چلڈرن بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو خدمت دین بجالانے والے پکے اور سچے احمدی بنائے۔ آمین۔

حضرت صاحب نے از راہ شفقت ہماری امی جان کا جنازہ غائب مورخہ 14۔ فروری 1986ء بروز جمعہ بعد بیت الفضل لندن میں پڑھایا۔ اس موقع پر حضرت صاحب نے ان الفاظ میں ان کا ذکر خیر فرمایا:۔

باقی صفحہ 5 پر

نسیم سیفی

کسی کو کمتر نہ سمجھیں

کسی نے کہا کہ آپ اپنے کم تر سے کبھی مار نہیں کھاتے۔ یہ فقرہ سن کر پہلے تو حیرانگی ہوئی پھر ہم نے اس پر غور شروع کیا تو معلوم ہوا کہ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ جس کام میں بھی آپ کسی سے پیچھے رہ جاتے ہیں اس میں وہ شخص آپ سے برتر ہے۔ کام اچھا ہو یا برا۔ کامیابی اسی کو ملتی ہے جو اس کام میں دوسروں سے برتر ہو۔ مثلاً جیب کاٹنے والا جب کسی کی جیب کاٹتا ہے تو اس وقت اپنے آپ کو اس شخص سے برتر ثابت کر دیتا ہے۔ چوکنا ہونے میں یا چھپ چھپا کر کام کرنے میں۔ آخر جیب تو اسی صورت میں کٹتی ہے کہ انسان غافل ہو۔ دھینگا مشتی کر کے تو کوئی جیب کاٹتا نہیں۔ دو افراد اکٹھے بیٹھے ہوں یا اکٹھے چل پھر رہے ہوں اور ان میں سے ایک غافل ہو جائے اور دوسرا جیب کاٹ لے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جیب کاٹنے کے عمل میں جیب کاٹنے والا دوسرے شخص سے برتر ثابت ہوا۔

یہی بات زندگی کے دیگر شعبوں میں ہے۔ کہیں نہ کہیں ہم سے غفلت ہو جاتی ہے اور اس غفلت کے دوران ہم پر کوئی ایسا شخص وار کر دیتا ہے جو بظاہر تو ہم سے برتر نہیں لیکن اس لمحے وہ ہم سے برتر ہو جاتا ہے۔ ہم غافل ہوتے ہیں اور وہ چوکنا۔ جہاں تک رات کے وقت چوریوں کا تعلق ہے اس میں بھی یہی بات دیکھی جاتی ہے۔ لوگ سوئے ہوں تو چور جاگ رہا ہوتا ہے۔ گویا کہ سونے اور جاگنے کی کیفیت میں چور برتر ہوتا ہے اور جس کی چوری ہوتی ہے وہ کم تر ہوتا ہے۔ اگر گھر کے افراد جاگ رہے ہوں اور پوری طرح چوکنے ہوں تو چوری کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ ڈاکے کی الگ بات ہے کہ دھینگا مشتی سے ہوتا ہے۔ مار کٹائی سے ہوتا ہے لیکن وہاں بھی مارنے والا برتر ہونے کی وجہ سے مار سکتا ہے کم تر ہونے کی وجہ سے تو نہیں۔

پس یہ بات ہمیں بہت درست ثابت ہوئی کہ کوئی شخص اپنے سے کم تر سے مار نہیں کھاتا۔ لیکن اس بات کا یہ پہلو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ کم تر سے یہ مراد نہیں کہ زندگی کے تمام شعبوں میں کم تر ہو۔ کم تر سے مراد یہ ہے کہ جو کام کیا جا رہا ہے اس میں کون برتر ہے اور کون کم تر ہے۔ ایک بہت اچھا آدمی کسی موقعے پر کم تر ہو سکتا ہے جبکہ ایک بہت کمزور انسان اسی موقعے پر اپنی برتری ثابت کر دیتا ہے۔

پس ہر موقع الگ الگ کیفیت پیش کرتا ہے۔ سونے اور جاگنے کی۔ غفلت اور چوکنا ہونے کی۔ کسی بات سے واقف یا ناواقف ہونے کی۔ لیکن یہ بات ضرور یاد رکھئے کہ کوئی شخص اپنے کم تر سے مار نہیں کھاتا۔ اور اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم کسی کو بھی اپنے سے کم تر نہ سمجھیں۔ اگر ایک لحاظ سے وہ کم تر ہے تو کئی اور لحاظ سے وہ برتر ہو گا۔ اگر ہم نے اس کی اس برتری سے آگاہی حاصل نہ کی اور اس کو کم تر ہی سمجھتے رہے تو وہ اپنی برتری کی وجہ سے فائدہ اٹھائے گا اور ہمیں نقصان پہنچائے گا۔ پس کسی شخص کو اپنے سے کم تر نہ سمجھیں۔ یہ حفاظت کا بہترین طریق ہے۔

○○○

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) البدر 8- مارچ 1904ء میں فرماتے ہیں۔

جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا ہوتا نہیں اس لئے آخر کار (-) کا مصداق ہو جاتا ہے اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مُشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بُغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا ان کو اس (-) کے نیچے نہ لاتا بڑا سعید وہ ہے جو اوّل اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔

مزید فرماتے ہیں۔

ہماری طرف سے تو یہی نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو عُمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو جب تک فرشتوں کی سی زندگی نہ بن جاوے تب تک کیسے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی نیک بن گیا (-) (اللہ میں فنا ہو جانا) اور اپنے سب اِرادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر محض اللہ کے اِرادوں اور احکام کا پابند ہو جانا چاہئے کہ اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد- بیوی- بچوں- خویش و اقارب اور ہمارے واسطے بھی باعثِ رحمت بن جاؤ۔ مخالفوں کے واسطے اعتراض کا موقع ہرگز ہرگز نہ دینا چاہئے۔ پہلے دونوں صفات ادنیٰ ہیں (نیکیوں میں آگے بڑھنے والے) بننا چاہئے کہ ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں۔

پھر فرماتے ہیں۔

ہماری جماعت میں شہزور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔

(-) تمام قسمیں اخلاق کی سخاوت' شجاعت' عدل' رحم' احسان' صدق' حوصلہ وغیرہ تجھ میں جمع ہیں۔ غرض جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ادب' حیا' دیانت' مروت' غیرت' استقامت' عفت' زہادت' اعتدال' مواسات یعنی ہمدردی' ایسا ہی شجاعت' سخاوت' عفو' صبر' احسان' صدق' وفا وغیرہ' جب یہ تمام طبعی حالتیں عقل اور تدبر کے مشورہ سے اپنے اپنے محل اور موقع پر ظاہر کی جائیں گی تو سب کا نام اخلاق ہو گا اور یہ تمام اخلاق درحقیقت انسان کی طبعی حالتیں اور طبعی جذبات ہیں اور صرف اس وقت اخلاق کے نام سے موسوم ہوتے ہیں کہ جب محل اور موقع کے لحاظ سے بالارادہ ان کو استعمال کیا جائے۔

حضرت اِمام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اپنے خطاب 19- دسمبر 1986ء کو فرماتے ہیں۔

پس صفاتِ باری تعالیٰ میں رنگین ہونے کا مطلب جہاں ایک طرف الوہیت سے تعلق قائم کرنا ہے وہاں دوسری طرف عبدیت سے تعلق قائم کرنا بھی ہے اور اخلاق کا بہترین ہونا اس کا ایک طبعی اور لازمی نتیجہ ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی انسان باخدا تو بن رہا ہو خدا کی صفات میں تو رنگین ہو رہا ہو لیکن دنیا کے لحاظ سے نہایت بدخو اور انسانوں کے لئے اس کا گوشہ نرم نہ ہو۔ اس لئے صفاتِ باری تعالیٰ کا جو مضمون میں بیان کر رہا ہوں اس کا یہ مقصد ہے کہ جماعت احمدیہ ان صفات میں اس طرح رنگین ہو کہ اس کا ایک رنگ ساتھ ساتھ بنی نوع انسان پر بھی ظاہر ہو رہا ہو۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ اندرونی طور پر انسان میں کوئی پاک تبدیلی ایسی پیدا ہو کہ خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق بڑھ رہا ہو اور اس کے باوجود بنی نوع انسان سے اس کا تعلق کم ہو رہا ہو' خدا تعالیٰ کے لئے اس کا دل نرم ہو رہا ہو اور بنی نوع انسان کے لئے اس کا دل سخت ہو رہا ہو۔ یہ متضاد باتیں ہیں یہ ایک وقت میں ممکن ہی نہیں۔ اس لئے صفاتِ باری تعالیٰ کے سب سے کامل سب سے حسین مظہر (-) کو دیکھیں تو یہ عقدہ حل ہو جائے گا۔ جتنا زیادہ آپ ﷺ خدا کی صفات میں رنگین ہوئے اتنا ہی زیادہ حسن اخلاق کی دولت آپ ﷺ کو عطا فرمائی گئی بلکہ یہاں تک آپ ﷺ کو عظمت عطا کی گئی کہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا کہ تجھے ہم نے عظیم اخلاق پر قائم فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک اخلاق کو اپنانے کی کامل طور پر توفیق عطا کرے۔ آمین۔

OOO

> دعا میں جس قدر بے ہودگی ہوتی ہے اسی قدر اثر کم ہوتا ہے۔ یعنی اس کی استجابت ضروری نہیں سمجھی جاتی۔ مثلاً ایک شخص ہے کہ اس کا گزارہ ایک دو روپیہ روزانہ میں بخوبی چل سکتا ہے۔ لیکن وہ پچاس روپیہ روزانہ طلب کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا سوال بے ہودہ ہو گا۔ یہ ضروری امر ہے کہ ضرورت حقہ اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کی جاوے۔ جب کسی کی مصیبت کا خط آتا ہے اور اس میں دعا کی درخواست ہوتی ہے تو دیکھا گیا ہے کہ دل خوب لگ کر دعا کرتا ہے لیکن دوسری بے ہودہ درخواستوں میں اس قدر دل نہیں لگتا۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

عطیۃ الظاہر- ربوہ

محترمہ امتہ الحی صاحبہ

22- جولائی 1996ء کو ایک غمناک حادثہ پیش آیا۔ ہماری نانی جان ہمیں چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے اپنے پاک پروردگار سے جا ملیں۔

میری نانی جان اپنے بچوں اور ان کے بچوں کے لئے۔ یعنی ہمارے لئے ایک خوبصورت نمونہ تھیں۔ محبت کرنے والی اور نیک خاتون تھیں۔ ہمیشہ سچ بولتیں تھیں اور سچ بولنے کی تلقین کرتیں تھیں مجھ سے خصوصاً بے انتہا پیار کرتیں تھیں۔ اس کے نتیجے کے طور پر میں وہ واقعہ پیش کر رہی ہوں..... جب میں نے دسویں میں اے پلس گریڈ لیا تو ان کو آکر بتایا تو جو خوشی اس وقت ان کے چہرے پہ تھی وہ میرے بیان سے باہر ہے۔ مجھے گلے سے لگا کر کہنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس سے بھی زیادہ اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔ (آمین)

اپنے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے سچا عشق اور احمدیت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والی تھیں۔ میرے پاس ہونے پہ کہنے لگیں کہ حضرت صاحب کو بتا دو میں نے حضرت صاحب کو خط لکھا ہوا تھا کہ میرے نمبروں اور اعلیٰ کامیابیوں کے لئے دعا کریں۔

حضرت صاحب کا خطبہ خود بھی بڑے شوق سے سنتی تھیں اور ان کے چہرے پہ تلاوت سن کر رقت طاری ہو جاتی تھی۔ ہمارے گھر کا ماحول خدا کے فضل سے بڑا دینی ہے۔ اور یہ سب نانی جان کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ وہ خطبہ خود بھی سنتیں اور ہمیں بھی کہتیں۔

گھر کے ملازموں سے ان کا سلوک بے حد مشفقانہ اور محبت والا ہوتا تھا۔ اور ہر ایک کی ضرورت کا خیال رکھتی تھیں اور ان کو کبھی یہ خیال نہ ہونے دیتیں کہ ہمارے ملازم ہیں وہ ہمارے گھر کے افراد کی طرح سے ہیں۔

عبادات کی پابند تھیں اور ہمیں بھی عبادت قائم کرنے کی تلقین کرتی تھیں۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی اور حضرت صاحب نے ان کا غائبانہ جنازہ بھی پڑھایا جس میں انہوں نے فرمایا۔

"بہت ہی نیک اور احمدیت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والی خاتون تھیں اور میاں صاحب (میرے نانا میاں محمد ابراہیم صاحب) کو بنانے میں ان کا بہت ہاتھ ہے" میرے نانا میاں محمد ابراہیم صاحب جب دعوت الی اللہ کے سلسلے میں امریکہ میں مقیم تھے۔ تو انہوں نے تنہا ہی سارے کام سنبھالے اور اپنی اولاد کی اس طرح کی تربیت کی جس کی مثال نہیں ملتی اور ان کو خادم دین بنانے میں ان کا بڑا ہاتھ ہے۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ خدا کے فضل کے بعد یہ نانی جان ہی کا کمال ہے۔

ان کے والد محترم میاں عبدالرحمان صاحب جموں سے تعلق رکھتے تھے اور پاکستان کے قیام کے بعد ہی میری نانی جان پاکستان تشریف لائی تھیں اس وقت ان کی شادی میرے نانا میاں محمد ابراہیم جمونی صاحب سے ہو چکی تھی اور وہ پاکستان میں آنے کے بعد سیالکوٹ' چنیوٹ اور پھر ربوہ آئیں۔ ربوہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پہ بہت خدمات سرانجام دیتی تھیں وہ دارالعلوم اور دارالبرکات کی کئی سال لجنہ کی صدر بھی رہ چکی تھیں۔

وہ بے شمار اچھے اوصاف اور اخلاق کی مالک تھیں اور ہماری زندگی کی کامیابی کے لئے ہر وقت دعاگو رہتی تھیں۔ وہ ایک مثالی ماں' مثالی بیوی اور مثالی بیٹی اور مثالی نانی تھیں۔ ان کی وفات اسلام آباد میں ہوئی جہاں سے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی خاتون اب بہشتی مقبرہ میں ابدی نیند سو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

احباب جماعت سے ہماری آئندہ کامیابیوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

"مکرمہ امتہ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد رشید صاحب وکیل المال۔ محترم عطاء المجیب صاحب راشد کی خوشدامنہ تھیں... رفقائے حضرت بانی سلسلہ میں سے تھیں۔ لوائے احمدیت کے لئے سوت کات کر دھاگہ بنانے کی سعادت بھی ان کو نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے چاروں بیٹے واقف زندگی ہیں اور تین بیٹیاں بھی واقفین زندگی سے بیاہی ہوئی ہیں۔ اتنے سارے بچوں کا واقف زندگی ہونا یا واقفین زندگی سے بیاہے جانا اللہ کا بڑا فضل ہے۔ اور اس ماں کو اللہ کا یہ فضل نصیب تھا۔"

ابا جان کی وفات کے بعد بیس برس زندہ رہیں۔ آپ مورخہ 10- فروری 1986ء کو ربوہ میں بعمر 81 سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اسی روز بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ وفات کے وقت آپ کے چار بچے موجود تھے اور باقی چاروں کو دیار غیر میں یہ صدمہ سہنا پڑا۔

1985ء میں پاکستان سے امریکہ آتے ہوئے جب میں راولپنڈی سے آپ کو ملنے ربوہ گئی تو مجھے کچھ نصائح فرمائیں جو میرے لئے مشعل راہ ہیں۔ میں انہیں جلد واپس آنے کا کہہ کر یہاں آ گئی۔ مجھے یہاں آئے ہوئے بمشکل ایک سال ہی ہوا تھا کہ وہ چل بسیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پر اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور ہمیں آپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے اور ہمارا انجام بھی بخیر کرے۔ آمین۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

عراق میں اقوام متحدہ کے مرکز پر حملہ

عراق سے ایک افسوس ناک اطلاع یہ موصول ہوئی ہے کہ عراق میں اقوام متحدہ کے دفتر پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ جس سے کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا لیکن عمارت کو نقصان پہنچا ہے۔ اس عمارت میں اقوام متحدہ اور ہتھیاروں کے معائنہ کرنے والے انسپکٹروں کے دفاتر تھے۔

عراق نے اس حملے کی مذمت کی ہے۔ اقوام متحدہ کے رابطہ افسر نے اس حملہ کو ایک خطرناک اقدام قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ایک مخصوص گروپ کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ عراق کے اقوام متحدہ سے تعلقات بہتر ہوں۔

عراق کے اقوام متحدہ سے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں اور عراق کو تیل کے بدلے خوراک اور ادویات کی فراہمی کا کام اقوام متحدہ کے ذریعے ہو رہا ہے۔ اس سے عراق کی مشکلات میں بہت حد تک کمی ہو سکتی ہے۔ لیکن ہتھیاروں کے معائنہ کے انسپکٹروں کا کام عراق اور اقوام متحدہ میں نزاع کا سبب بنا ہوا ہے۔ ایک مرحلے پر عراق نے ایسے انسپکٹروں کو ملک سے نکال دیا تھا۔ عراق کا کہنا تھا کہ یہ انسپکٹر امریکہ کے جاسوس ہیں اس لئے دیگر ممالک کے نمائندوں کو بھی شامل کیا جائے بعد ازاں عالمی دباؤ پر عراق نے ان انسپکٹروں کو کام کرنے کی اجازت دے دی۔ پھر یہ مسئلہ پیدا ہوا کہ یہ انسپکٹر صدر صدام کے صدارتی محل کی بھی تلاشی لینا چاہتے تھے۔ لیکن عراق نے اس کی اجازت نہیں دی۔ تاہم عمومی طور پر انسپکٹروں کا تنازعہ بہتر طور پر حل ہو گیا تھا۔

اقوام متحدہ کے دفتر پر حملے سے صورت حال بگڑنے کا خطرہ ہے کیونکہ عراق کے مخالفوں کو یہ کہنے کا بہانہ مل جائے گا کہ یہ حملہ خود عراق کی حکومت نے کرایا ہے۔ اس حملے سے عراق کی مشکلات بڑھ جانے کا خطرہ ہے۔ تاہم یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ حملہ ایران نے کروایا ہے۔ اور ایران میں سے بھی ایران کے انتہاپسندوں نے کرایا ہے تاکہ عراق اور امریکہ کے تعلقات بہتر نہ ہو سکیں۔

OOO

بھارت کا الیکشن شیڈول

پاکستان میں الیکشن ایک ہی روز کرانے کا نظریہ بہت مقبول ہے حالیہ 1997ء کے الیکشن میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ہی تاریخ کو ہوئے۔ لیکن بھارت میں یہ صورت حال نہیں ہے۔ بھارت میں اس سے قبل بھی الیکشن ایک دن میں نہیں ہوتا بلکہ کئی دنوں پر پھیلا ہوا ہے۔ سابقہ الیکشن میں الیکشن کا پہلا مرحلہ گذر جانے کے بعد دوسرے مرحلہ کے آغاز سے قبل کانگرس کے سربراہ راجیو گاندھی ایک بم دھماکے میں ہلاک ہو گئے تھے۔ اس وقت وہ پہلا مرحلہ جیت چکے تھے۔

اب بھارتی الیکشن کمیشن نے انتخابات کے شیڈول کا جو اعلان کیا ہے وہ تین ہفتوں پر پھیلا ہوا ہے اور اس کے لئے جو تاریخیں مقرر کی گئی ہیں وہ 16- فروری سے شروع ہو کر 7- مارچ تک جاتی ہے۔ حتمی نتائج کا اعلان 12- مارچ کو ہو گا۔ بھارت کی بڑی سیاسی جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی اور سابق حکمران جماعت یونائیٹڈ فرنٹ میں شامل بڑی پارٹی یعنی سابق وزیراعظم آئی کے گجرال کی جماعت جنتا دل نے اس شیڈول کی طوالت کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ اس شیڈول پر نظر ثانی کی جائے کیونکہ اس کے نتیجے میں کئی قسم کی پیچیدگیاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

بھارت رقبے اور آبادی کے اعتبار سے ایک بہت بڑا ملک ہے اس لئے یہاں پر انتخابات کے انتظامات بھی اتنے ہی مشکل ہیں۔ تاہم اس سے پہلے کبھی اتنا لمبا شیڈول طے نہیں کیا گیا۔ بھارت کا الیکشن کمیشن ایک خود مختار ادارہ ہے اور حکومتی کنٹرول سے آزاد ہے۔ یہ کمیشن بھارت میں الیکشن کے آزادانہ اور منصفانہ ہونے کی بڑی ضمانت ہے۔ الیکشن کمیشن کو وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ اور عموماً الیکشن کے مواقع پر یہ کمیشن انتخابات کو منصفانہ بنانے کے لئے حکومتوں پر بعض پابندیاں بھی عائد کرتا رہا ہے۔ جس کا اس کو اختیار دیا گیا ہے۔ اس لئے حکومت اس پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتی۔ لیکن خیال ہے کہ سیاسی جماعتوں کے احتجاج کے پیش نظر شاید الیکشن کمیشن انتخابی شیڈول پر نظر ثانی کرنے پر آمادہ ہو جائے۔

OOO

ناگا باغیوں کا حملہ

بھارت میں کشمیر کے علاوہ ملک کے مشرقی حصے میں علیحدگی کی تحریکیں متشددانہ انداز میں چل رہی ہیں۔ اور ان علاقوں کے باغی حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرتے رہتے ہیں۔ ان میں ناگالینڈ کے قیام کے مدعی ناگا لیڈر اور تری پورہ اور آسام کی علیحدگی پسند پارٹیاں سرگرم عمل رہتی ہیں۔

خبر ملی ہے کہ ناگا باغیوں نے ایک کارروائی میں 15 بھارتی فوجیوں کو ہلاک اور 6 کو زخمی کر دیا ہے۔ پچھلے سال یعنی 1997ء میں ناگا قوم پرست باغیوں نے مجموعی طور پر 200 بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ بھارتی فوج ان علاقوں میں متعین رہتی ہے اور علیحدگی پسند باغیوں کے خلاف کارروائیاں کرتی رہتی ہے۔ یہ باغی بھی اپنی کارروائیوں میں بھارتی فوجیوں کو ہلاک اور زخمی کرنے کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ ایسے واقعات سے بھارتی فوج کا مورال بھی گر جاتا ہے۔ چنانچہ بھارتی فوج میں بھرتی کے لئے عوام کا رجحان دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے۔ اور بھارتی فوج کے تعلقات عامہ کے ادارے عوام کو فوج میں شامل ہونے کے لئے پرکشش ذرائع سے اشتہار بازی کرتے رہتے ہیں۔ پچھلے دنوں کشمیر اور سیاچن کے محاذ پر بھارتی فوجیوں کی بغاوت کی خبریں موصول ہوئی تھیں۔

مرزا مشتاق احمد سرہندی- ربوہ

ایک حسین یاد

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب ایک بااصول، وقت کے پابند اور ملنسار شخصیت تھے۔ اس وقت مجھے آپ کے متعلق ایک واقعہ یاد آ رہا ہے۔ غالباً 1958ء کی بات ہے۔ ان دنوں ہم گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ میں رہائش پذیر تھے۔ ہمارے نزدیک ایک گاؤں عادل گڑھ کے نام سے آباد تھا۔ اس گاؤں میں حضرت چوہدری صاحب کی خالہ محترمہ رہتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت چوہدری صاحب نے عادل گڑھ جانے کا پروگرام بنایا۔ اور خط کے ذریعے وہاں اطلاع بھجوائی کہ وہ فلاں تاریخ کو گیارہ بجے عادل گڑھ پہنچیں گے۔ اس گاؤں میں گاڑی کے ذریعے جانے کا رستہ نہر کے قریب سے گزرتا تھا۔ انہی دنوں خاکسار عادل گڑھ کے نزدیک ایک گاؤں موضع چک پٹھان میں اپنی ہمشیرہ کو ملنے گیا تو اس خبر کا پتہ چلا کہ حضرت چوہدری صاحب عادل گڑھ تشریف لا رہے ہیں۔ گکھڑ منڈی واپس پہنچ کر خاکسار نے اس خبر کا ذکر اپنے ایک دوست محترم چوہدری ظفر علی صاحب چدھڑ سے کیا لیکن انہیں اس بات پر یقین نہ آیا۔ کہ حضرت چوہدری صاحب واقعی آ رہے ہیں۔

خیر چند روز تک اس خبر کی مکمل تصدیق ہو گئی۔ خاکسار نے دوبارہ چوہدری ظفر علی صاحب سے ذکر کیا۔ چنانچہ ہم تین افراد نے جن میں مکرم چوہدری امانت علی صاحب مکرم چوہدری ظفر علی اور خاکسار شامل تھے۔ مقررہ تاریخ کو گیارہ بجے اوجلہ نہر کے پل پر حضرت چوہدری صاحب کا استقبال کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ہم مقررہ وقت سے قبل اس مقام پر پہنچ گئے جہاں حضرت چوہدری صاحب کی گاڑی گزرنے کی توقع تھی۔ ٹھیک گیارہ بجے ایک کار نمودار ہوئی۔ جس میں حضرت چوہدری صاحب اپنے خالہ زاد بھائی چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ آپ نے ہمیں راستے میں کھڑے دیکھا تو گاڑی روک کر باہر تشریف لائے اور متبسم انداز میں فرمایا بھئی کیا بات ہے! آپ نے تو مجھے چوروں کی طرح گھیر لیا ہے۔" اس پر محترم چوہدری ظفر علی صاحب بولے "چلیں کوئی بات نہیں۔ کبھی کبھی چوروں کی بھی بات سن لیتے ہیں حضرت چوہدری صاحب فرمانے لگے۔ نہیں نہیں! میں آپ کو چور نہیں بناتا" اس کے بعد چوہدری ظفر علی صاحب نے درخواست کی کہ آج جمعہ کی عبادت گکھڑ منڈی میں پڑھائیں۔

حضرت چوہدری صاحب نے اس پر معذرت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ایک ہر دلعزیز کا واقعہ سنایا کرتے تھے جو لوگوں کو دریا پار کروایا کرتا تھا۔ جب وہ لوگوں کو دریا پار کرواتے ہوئے دریا کے درمیان میں پہنچتا تو انہیں چھوڑ کر کسی اور کو لینے کے لئے کنارے پر چلا جاتا۔ جب دوسروں کو درمیان میں پہنچاتا تو انہیں چھوڑ کر واپس کسی تیسرے کی طرف چلا جاتا۔ اس لئے میں صرف ایک گھنٹے کے لئے عادل گڑھ جا رہا ہوں۔ اگر مجھے آپ کی اس خواہش کی پہلے اطلاع ہو جاتی تو میں ضرور گکھڑ جاتا۔ اتنی بات کہہ کر آپ اپنے خالہ زاد بھائی محترم چوہدری محمد علی صاحب کے ہمراہ گاڑی میں بیٹھ کر عادل گڑھ کی طرف روانہ ہو گئے۔

اب عادل گڑھ کا حال سنئے۔ جب حضرت چوہدری صاحب وہاں پہنچے تو وہاں نہایت لذیذ اور اعلیٰ اقسام کے کھانے تیار کئے گئے تھے۔ حضرت چوہدری صاحب کسی زمانے میں مرغ بہت شوق سے کھاتے تھے لیکن اس وقت آپ نے صرف ایک انڈہ اور چائے کا کپ نوش فرمایا۔ ایک بات لکھنا بھول گیا کہ اس موقع پر حضرت چوہدری صاحب کی عرب نژاد بیگم صاحبہ بھی آپ کے ہمراہ تشریف لائی تھی۔

آج بھی جبکہ اس واقعہ کو چالیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ یہ حسین یاد اب بھی ذہن میں زندہ و تابندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضرت چوہدری صاحب کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

OOO

مکرم مرزا مشتاق احمد صاحب سرہندی دارالصدر شمالی ربوہ سے لکھتے ہیں۔

بخدمت محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل

(سلام)

امید ہے کہ آپ بخیریت خدمت دین میں مصروف ہوں گے۔

آپ کو یاد ہو گا کہ 19 دسمبر 1997ء کو شام چار بجے جب آپ دارالصدر شمالی میں محترم پروفیسر شریف خان صاحب کے صاحبزادے کی دعوت ولیمہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے تو خاکسار نے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تھا اور یہ عرض کیا تھا کہ حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے متعلق ایک واقعہ میں الفضل میں اشاعت کے لئے بھجوانا چاہتا ہوں۔ اس پر آپ نے ازراہ شفقت اس درخواست کو قبول فرمایا اور تاکید کی کہ یہ واقعہ جلد از جلد لکھ کر بھجوائیں۔ تاخیر سے بھجوانے پر معذرت۔

امید ہے حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ جیسے نافع الناس وجود کو تادیر مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

OOO

بقیہ صفحہ 3

لے لیتے ہیں اور جسم کے مختلف اعضاء کو حرکت میں لانے والے مراکز اپنی غذا لے لیتے ہیں۔ اسی طرح آنکھ، کان، ناک، زبان اور دوسرے اعضاء اپنی غذا لے لیتے ہیں۔ غرض ایک عظیم الشان نظام ہے جو زندگی کو برقرار رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جاری کیا۔ لوگ کارخانے دیکھتے ہیں تو تعجب کرتے ہیں۔ چکیوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں کہ یہ کس طرح آٹا پیس رہی ہیں مگر انہیں کبھی احساس نہیں ہوتا کہ ان تمام مشینوں سے ایک بڑی مشین اللہ تعالیٰ نے خود انسانی جسم کے اندر پیدا کر رکھی ہے جو پیس بھی رہی ہے۔ جو صاف بھی کر رہی ہے۔ جو طاقت بھی پہنچا رہی ہے جس طرح بعض مشینیں ایسی ہوتی ہیں جو میدا الگ نکالتی جاتی ہیں اور سبوس الگ نکالتی جاتی ہیں اسی طرح انسانی جسم میں اللہ تعالیٰ نے جو مشین بنا رکھی ہے ان میں سے کوئی خون صالح پیدا کرتی ہے کوئی عقل کو طاقت دیتی ہے۔ کوئی سمع کو طاقت دیتی ہے۔ کوئی بصر کو طاقت دیتی ہے۔ کوئی قوت گویائی کو طاقت دیتی ہے۔ غرض ایک نظام ہے جو انسان کے اندر دن رات کام کر رہا ہے اور بیسیوں چیزیں ہیں جو اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں سے کوئی انسانی حس کو طاقت دیتی ہے۔ کوئی قوت شامہ کو طاقت دیتی ہے۔ کوئی اعصاب کو طاقت دیتی ہے۔ اسی طرح انسانی دماغ میں مختلف قسم کے ڈیپارٹمنٹ بنے ہوئے ہیں۔ اتنے بڑے ڈیپارٹمنٹ دنیوی گورنمنٹوں میں بھی نہیں ہوتے جتنے انسانی دماغ میں اللہ تعالیٰ نے بنائے ہوئے مگر انسان کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے کیا کیا احسانات ہو رہے ہیں۔ وہ اندھے کی طرح گذر جاتا ہے۔ اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے ہمیشہ خالی رہتا ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 1

آپ چالیس سال تک لجنہ اماء اللہ ساہیوال کی صدر رہیں۔ آپ نے 94 سال عمر پائی۔

وفات کے وقت آپ اپنے چھوٹے بیٹے میجر (ر) محمد بشیر صاحب کے ساتھ لاہور رہتی تھیں۔ پسماندگان میں موصوفہ نے تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

ضروری اعلان

○ مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی نمائندہ الفضل چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت الفضل کیلئے ضلع گجرات اور ضلع منڈی بہاؤالدین کے دورہ پر آرہے ہیں۔ تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

ضرورت ہے

○ جماعت احمدیہ اسلام آباد کو قبرستان کے لئے چوکیدار اور بیت الذکر کے لئے خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے ایسے صحت منداحباب جن کی عمر 40 تا 45 سال ہو اور خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اپنے صدر اور امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ 10 جنوری 1998ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں بالمشافہ مل لیں ریٹائرڈ فوجیوں کو ترجیح دی جائے گی ڈیوٹی اور ماہانہ مشاہرہ ملاقات میں طے کر لیا جائے گا۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب کارکن تحریک جدید ربوہ کے چھوٹے بھائی مکرم مرزا ظہیر احمد مبشر صاحب ابن مکرم مرزا لطیف احمد صاحب (وفات یافتہ) پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ نبیلہ بنت مکرم چوہدری مشتاق احمد سندھو صاحب دارالرحمت غربی حال جرمنی کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے مورخہ 30-نومبر 1997ء کو بعد عصر بیت المبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

○ مکرم عبدالحمید صابر صاحب ابن مکرم عبدالغفار شاکر صاحب (وفات یافتہ) (میموریل فوٹو سروس ربوہ) کو اللہ تعالیٰ نے لمبے عرصے کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود عبدالغفار صاحب شاکر کا پوتا اور مکرم رشید احمد صاحب فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام شعیل احمد ریحان تجویز ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم عبدالسلام صاحب کارکن اصلاح و ارشاد کو مورخہ 97-12-19 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے اس کا نام عصام احمد نوید مرحمت فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالغنی صاحب ربوہ کا پوتا اور مکرم مرزا عبدالرحمان صاحب آف کوئٹہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری علی محمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع راجن پور مورخہ 9 دسمبر 1997ء کو دس بجے رات بمقام داجل ضلع راجن پور وفات پاگئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر پینسٹھ سال تھی۔ بحیثیت ناظم انصاراللہ ضلع راجن پور دس سال خدمات کی توفیق ملی۔ ناظم انصاراللہ کے طور پر مجالس کے بڑی کثرت سے ساتھ دورے کرتے تھے۔ ان کا ضلع ان کی نظامت کے زیر انتظام حسن کارکردگی کی بناء پر دوم اور سوم قرار پایا۔ دعوت الی اللہ کا کام بڑی عمدگی سے کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

○ مورخہ 97-12-24 کو مکرم محمد بخش صاحب ولد میر محمد صاحب جماعت احمدیہ مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ وفات پاگئے ہیں۔ ان کی عمر 45 سال تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے سوگوار ان تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ان کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ سیدہ بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم سید میر حامد شاہ صاحب (وفات یافتہ) مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین جو مکرم سید صادق احمد صاحب شیرازی کی والدہ تھیں مورخہ 19 دسمبر 1997ء کو 74 سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ موصوفہ صدر لجنہ اماء اللہ تھیں ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے 97-12-20 کو بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان کامیابی

○ مسز ماجد پٹس برگ صاحبہ امریکہ سے اطلاع دیتی ہیں۔ کہ ان کے بیٹے عزیز عبدالواحد خان بی ایس سی کیمیکل انجینئر۔ ایم ایس انڈسٹریل انجینئرایڈ مینجمنٹ نے چند روز قبل اعلیٰ گریڈ میں ایم۔ بی۔ اے کی ڈگری شکاگو یونیورسٹی سے حاصل کرلی ہے۔

عبدالواحد خان صاحب نے ایک مقالہ فنانس کے ٹاپک پر بھی لکھا جو ٹکساس ریاست میں پڑھا گیا اور نقد انعام کا مستحق قرار پایا۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائشی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ اور ابھی بہت سے مستحق خاندان اس امداد کے انتظار میں ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔

امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کیلئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 8-جنوری 1998ء

12-30	رات۔ جرمن سروس۔
1-30	چلڈرنز کارنر۔
2-00	درس کلام الٰہی (نمبر 8) 1998ء از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ از بیت بیت الفضل لندن۔
3-45	ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
5-05	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
5-30	چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
6-00	لقاء مع العرب۔
7-00	درس کلام الٰہی (نمبر 8) 1998ء۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ از بیت الفضل لندن۔
8-45	اردو کلاس۔
10-00	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
11-05	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
11-30	چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
12-00	سندھی پروگرام۔ خطبہ کا ترجمہ۔
1-00	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب سے گفتگو۔
1-55	لقاء مع العرب۔
3-00	اردو کلاس۔
4-00	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ جماعت احمدیہ کے اخبارات و رسائل۔
4-30	لائیو۔ درس کلام الٰہی (نمبر 9) 1998ء۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ از بیت الفضل لندن۔
6-00	تلاوت۔ خبریں۔
6-30	انڈونیشین پروگرام۔
7-15	بنگالی پروگرام۔
8-00	ہومیو پیتھی کلاس۔
9-00	لقاء مع العرب۔

نمایاں کامیابی

○ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بھارت کے ادارہ تہذیب الاخلاق۔ نشانت کے زیر اہتمام ایک مقابلہ مضمون نویسی منعقد کیا گیا جسکا عنوان تھا "قوموں کے عروج و زوال میں سائنس اور ٹیکنالوجی کا کردار" اس میں کینیڈا کے مکرم ذکریا ورک صاحب نے اول پوزیشن حاصل کی ہے اور اڑھائی ہزار روپے کا انعام حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کو مبارک کرے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8- جنوری- 1998ء
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ کشمیر پر موقف تبدیل نہیں ہو گا۔ میرا صدر بننا اللہ کی رحمت ہے۔ صدر بننے کا کبھی خواب بھی نہیں دیکھا تھا کہ اتنی بڑی ذمہ داری مل جائے گی۔ میں اداروں کی ساکھ بحال کرنے کی کوشش کروں گا۔

○ سی بی آر کے موجودہ چیئرمین معین الدین نے پارلیمنٹ ہاؤس میں منعقدہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے اجلاس میں اعتراف کیا ہے کہ سی بی آر (سنٹرل بورڈ آف ریونیو) میں کرپشن اور بد انتظامی سے ملک کو کھربوں کا نقصان پہنچا ہے۔ سات سو انکم ٹیکس سرکلوں میں صرف پچاس کا انکم ٹیکس آڈٹ کیا گیا اور 58 کروڑ روپے ٹیکس واجب الادا ہے۔ احتساب نہ ہونے کے برابر ہے قوانین میں اس قدر لچک ہے کہ کسی کو بھی کروڑوں کا فائدہ یا نقصان پہنچایا جا سکتا ہے بورڈ نے معیشت کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مذاکرات میں تعطل کا ذمہ دار بھارت ہے۔ ہمیں گہری تشویش ہے عوام نے تبدیلی لانے کے لئے مسلم لیگ کو بھرپور مینڈیٹ دیا ہے۔ ان سے کئے گئے وعدے ہر قیمت پر پورے کریں گے۔

○ پاکستان نے ایف 16 طیاروں کے لئے ادا کی گئی 685 ملین ڈالر کی رقم واپس لینے کے لئے امریکہ کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے پاک امریکہ تعلقات متاثر ہو سکتے ہیں۔

○ صدر مملکت سے وزیر اعظم نواز شریف کے والد محترم میاں محمد شریف نے ان کے گھر پر ملاقات کی۔ وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف بھی ان کے ہمراہ تھے۔

○ وفاقی وزیر بجلی و پانی راجہ نادر پرویز نے کہا ہے کہ حکومت بوجھ نہیں اٹھا سکتی تو واپڈا کو بجلی مہنگی کرنے کی اجازت دے۔ حکومت نجی اداروں سے خریدی گئی بجلی پر سبسڈی دے تو نرخ نہیں بڑھائیں گے۔ آزاد جموں کشمیر اور شمالی علاقوں سے بھی بجلی کی قیمت وصول کی جائے۔

○ تاجروں کا وفاقی حکومت کی جانب سے پرچون کی سطح پر جنرل سیلز ٹیکس دینے سے انکار جاری ہے۔ حکومت نے 10 دن کی مہلت دی ہے۔ تاجروں نے دھمکی دی ہے کہ شدید مزاحمت کریں گے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے مرکزی کونسل کے اجلاس کے آغاز میں شدید ہنگامہ ہوا پارلیمنٹ لاجز کے شیشے ٹوٹنے کی وجہ سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ اجلاس میں ارکان کو سو روپے کی فیس کے عوض کونسلر کا کارڈ دیا گیا۔ کارکن مشتعل ہو گئے۔ مین گیٹ سمیت تین دروازوں کے شیشے توڑ دیئے۔ ارکان قائدین کی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہنگامہ قابل مزمت ہے۔ جنرل کونسل کے اجلاس میں تقریریں کرتے ہوئے ارکان نے کہا کہ کمشنر، ڈپٹی کمشنر حکمران بن بیٹھے ہیں۔ قربانیاں دینے والوں کی قدر نہیں۔ کرپشن ختم کی جائے۔ اقتدار کو دیکھ کر بہت سے لوگ پارٹی میں آئے۔ حالات وزیر اعظم سے چھپائے جا رہے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم عدلیہ کے رحم و کرم پر ہیں۔ سپریم کورٹ پر حملہ کرنے والے وزیر آزاد پھر رہے ہیں۔ کشمیر کا سودا ہو رہا ہے کہوٹہ پلانٹ کا معائنہ وطن دشمنی ہو گا۔ نواز شریف پاکستان کا گوربا چوف ہیں۔ آٹے کا بحران پیدا کیا۔ ڈالر غائب کیا۔ غریبوں کو بے روزگار کیا۔ فیسیں بڑھا دیں۔ انہوں نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نواز شریف آمریت کی راہ میں حائل تمام رکاوٹیں ختم کر رہے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے واپڈا کو ہدایت کی ہے ریڈنگ سے زیادہ بلوں کی شکایات کا ایک ہفتہ کے اندر ازالہ کیا جائے۔

○ بجلی کے نرخوں میں اضافہ اور بلدیاتی الیکشن کروانے کی حتمی تاریخ کا فیصلہ کابینہ کرے گی۔

○ ڈاکوؤں نے صوبائی دار الحکومت کو گذشتہ روز اندھیر نگری بنا دیا۔ ایک درجن ڈاکہ کی وارداتوں میں شہریوں سے لاکھوں روپے مالیت کی نقدی۔ طلائی زیورات قیمتی اشیاء اور ایک کار چھین لی گئی۔ ڈاکو مزاحمت پر گولیاں چلاتے رہے۔

○ جسٹس سجاد 18۔ فروری کو لاہور میں وکلاء کنونشن کی صدارت کریں گے۔

○ ڈی سی آفس لودھراں کے قریب دو پٹھان دو بچوں کو تھیلوں میں بند کر کے لے جا رہے تھے۔ ایک بچے کو ہوش آ گئی۔ اس نے رونا شروع کر دیا۔ رونے کی آواز سن کر شہریوں نے ان کا تعاقب کیا تو وہ تھیلے پھینک کر فرار ہو گئے۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ طلباء یونین پر پابندی برقرار رہنی چاہئے۔ انجینئرنگ یونیورسٹی سے اسلحہ نہ نکالا تو طلبہ تنظیموں کے خلاف سخت ایکشن ہو گا۔ عدالتیں امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے والے طلباء کی ضمانتیں نہ لیں۔ اسلامی جمیعت طلباء۔ ایم ایس ایف اور آئی ایس او کے حمایتی اساتذہ کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارت سے بہتر تعلقات میری خارجہ پالیسی کا اہم پوائنٹ ہے۔

○ امریکہ کا خلائی ادارہ ناسا چاند پر پانی کا پتہ چلانے کے لئے ایک روبوت خلاء میں بھیج رہا ہے۔

○ لاہور کے سٹالوں پر فحش عید کارڈوں کی بھرمار ہو گئی ہے۔ انتظامیہ تماشائی بنی ہوئی ہے۔

○ سندھ اسمبلی میں ہنگامہ سے ایوان مچھلی منڈی بن گیا۔ پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کے کارکان جذباتی ہو گئے اپوزیشن کے مائیک بند کر دیئے گئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ انتظامیہ کا رویہ بے رحمانہ ہے۔ انہوں نے علماء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فرقہ واریت پھیلانے والے نہیں بچیں گے۔ انہوں نے دینی مدارس کی زکوۃ بحال کرنے کا بھی اعلان کیا۔

○ راولپنڈی پولیس نے سپاہ صحابہ کے مرکزی سیکرٹری جنرل علامہ شعیب سمیت 5 رہنماؤں کے خلاف دہشت گردی کا مقدمہ درج کر لیا ہے۔

○ سعودی عرب سمگلروں کے 7 پاکستانی بچوں کو رہا کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔

○ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے رپورٹ کے مطابق 28 لاکھ پاکستانی گونگے بہرے ہیں۔ ہر پانچواں شخص کانوں کے مرض میں مبتلا ہے۔

○ وزارت داخلہ کے پولیس ریسرچ ونگ کی طرف سے جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق 1997ء میں ملک بھر میں ٹریفک حادثات میں 5958 افراد جاں بحق ہوئے ہیں۔

○ الجزائر میں خون کی ایک اور ہولی میں 160 افراد کے گلے کاٹ کر ہلاک کر دیا گیا اور ایک گاؤں کو جلا دیا گیا ہے۔

پلاٹ برائے فروخت

پلاٹ نمبر 58 کھاتہ نمبر 381 خسرہ نمبر 137 برقبہ دس مرلے واقع محلہ دار الفتوح ربوہ ضلع جھنگ جس پر چار دیواری اور گیٹ موجود ہے کی فروخت مقصود ہے۔ خواہش مند حضرات فون نمبر 213029 پر دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

امسال نازل ہونے والی اللہ کی رحمتوں کے مبارک موقعہ پر احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

فینسی گولڈ سمتھ
حسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

مہنگائی کے دور میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب نئی انتظامیہ کے ساتھ
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے وزٹ چارجز ادا کریں اور 100 % رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 - مال روڈ - لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7365422

اکسیر موٹاپا 40/-	ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) 25/-	دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-	زوجام عشق 900/-	اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-	کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-	سفوف اکسیر شوگر 35/-	جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659